DAILY KHABRAIN
خبریں
Sunday Magazine

Lahore
خبریں
6.5.01

گنگارام ہسپتال

اربوں روپے کی جائیداد سے محروم ہو گیا

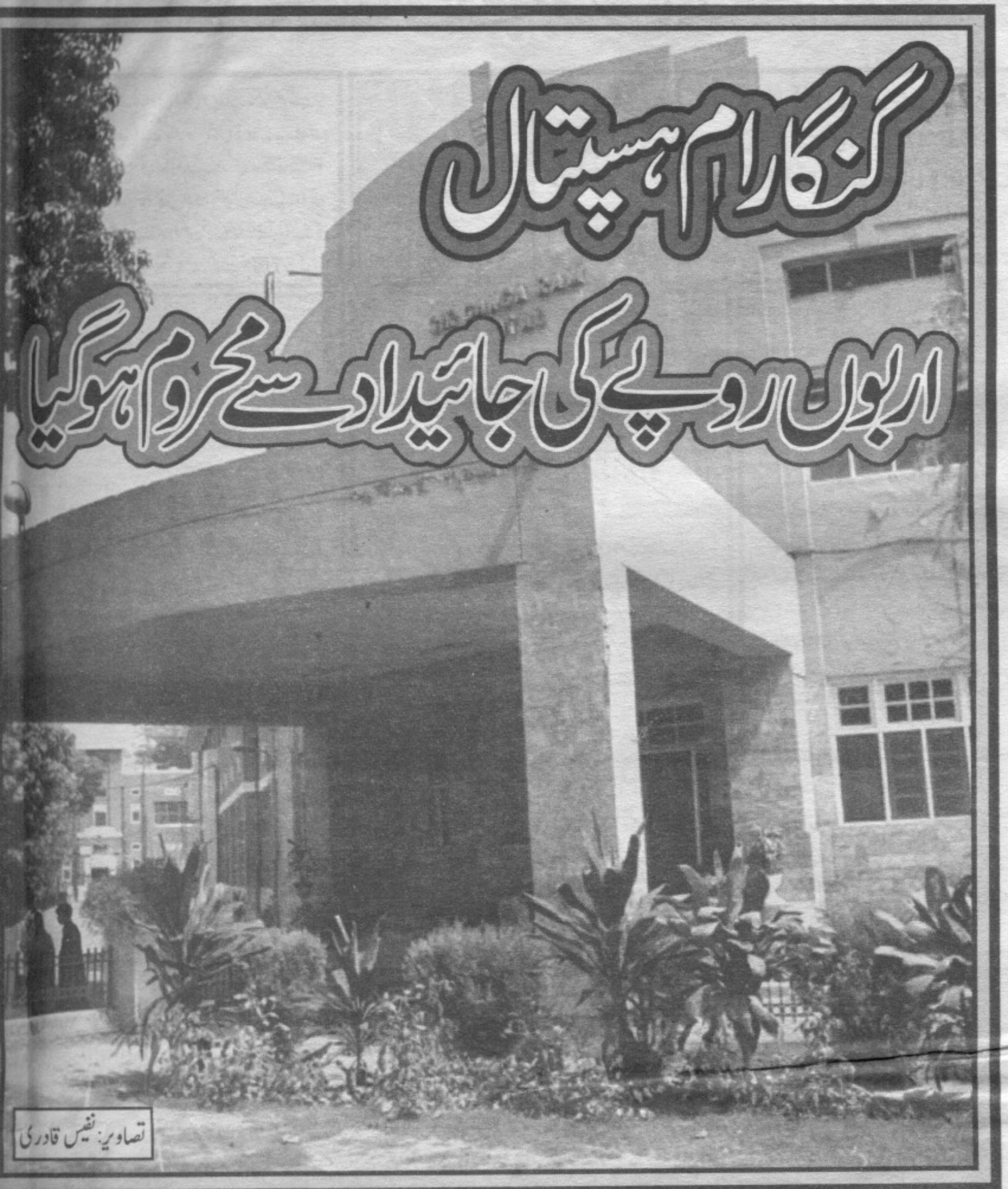

تصاویر: نفیس قادری

ریاض بٹالوی

کیا گنگارام کسی شخص کا نام تھا؟
کیا یہ نام کسی فرد کی پہچان تھا؟

برسوں پہلے اس نام کا ایک شخص اہل لاہور کے درمیان یقیناً موجود تھا۔ بے شک یہ نام کسی ایک فرد کی پہچان کے لیے پکارا جاتا تھا‘ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ محض کوئی ایک شخص تھا‘ وہ محض اس نام سے ایک فرد کے طور پر پہچانا جاتا تھا۔ لاہور کے قدیم خیراتی شفاخانے گنگارام ہسپتال کی عمارت کو ہزاروں مریضوں کے ہجوم میں گھرے دیکھ کر تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وہ کوئی ایک شخص نہیں تھا بلکہ خیر و نیکی کا مکمل ادارہ تھا۔ وہ کوئی ایک فرد نہیں تھا‘ انسانی دکھ سکھ سے عبارت پورا معاشرہ تھا اور اسی لیے مرنے کے بعد بھی زندہ ہے اور جب تک ہسپتال کی صورت میں فیض کا یہ چشمہ جاری ہے‘ گنگارام زندہ رہے گا۔ آدمی تو مر جاتا ہے فرد تو باقی نہیں رہتا‘ وجود تو مٹی ہو جاتا ہے لیکن جو لوگ خلق خدا کے لیے کچھ کر جاتے ہیں‘ وہ اداروں اور معاشروں کی صورت میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں کہ نیکیاں اور اچھائیاں کبھی نہیں مرا کرتیں۔

صوبائی دارالحکومت لاہور کے صاف ستھرے علاقے کوئنز روڈ (شاہراہ فاطمہ جناح) پر واقع ایکڑوں پر پھیلا ہوا شہر کا تیسرا بڑا ٹیچنگ ہسپتال سر گنگارام پنجاب کے اس عظیم فرزند کی یاد دلا رہا ہے جس نے نہ صرف اپنا کل سرمایہ رفاہی کاموں اور انسانی بھلائی کے لیے وقف کر دیا تھا بلکہ اپنے جیسے کئی خداترس اور دردمند افراد کو بھی اس مینارۂ نور کے نیچے لا کھڑا کیا تھا۔ آج سے کم و بیش 58 سال قبل جن لوگوں نے مسیحائی کی جوت جگانے میں شفاخانے کے بانی کی مادی‘ مالی اور اخلاقی معاونت کی‘ ان میں ڈاکٹر مہاراج کرشنا‘ ڈاکٹر نہال چند سیکری‘ دیوان مہر چند‘ رائے بہادر ایشر داس ساہنی‘ دیوان نند کشور‘ لالہ ہزاری مل اور مکندی آئرن ورکس کے مالکان کے اسمائے گرامی نمایاں ہیں۔

1943ء میں 80 بستروں پر مشتمل گنگارام ہسپتال کو قائم ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ سر گنگارام کے نیک دل بیٹے شری بالک رام نے اپنے خداترس والد کی تقلید کرتے ہوئے بالک رام آریہ سماج میڈیکل کالج کی بنیاد رکھ دی۔ کالج ابھی تکمیل کے مراحل میں تھا کہ باپ بیٹے دونوں چل بسے‘ چنانچہ اس کار خیر کو آگے بڑھانے میں بالک رام کی بیوہ نے اپنی تمام جمع پونجی‘ ذاتی زیورات اور تمام جائیداد ہسپتال اور کالج کے لیے وقف کر دی اور سماج سیوا کی مد میں اتنا کچھ دے دیا کہ ان کے پاس اپنے لیے کچھ نہ بچا۔ دوسری طرف لاہور کے ایک اور مخیّر شہری رائے بہادر نرائن داس نے گنگارام خاندان کے جذبہ خدمت خلق سے متاثر ہو کر بچوں کے علاج معالجہ کے لیے مخصوص ایک الگ شفاخانے کی تعمیر شروع کرا دی۔ گنگارام سے ملحق اور ہسپتال کے احاطے میں واقع یہ مکمل بلاک نرائن داس مول چند چلڈرن ہسپتال کی صورت میں ایک انسان دوست غیر مسلم کی یاد ہمیشہ دلاتا رہے گا۔ نرسنگ ہوسٹل اور تربیت گاہ کے بغیر ہسپتال ادھورا رہتا‘ اگر رائے بہادر سیوک رام نیکیاں جمع کرنے کی اس مہم میں شریک نہ ہو جاتے۔ اس دردمند

سر گنگارام

گنگارام ٹرسٹ سوسائٹی کیلئے وقف جائیداد کی تفصیل

سب یونٹ	پراپرٹی نمبر	محل وقوع	رقبہ
C131	S-19-R-64	گنگارام مینشن مال روڈ	16 کنال 11 مرلے
C29	......	فلیمنگ روڈ لاہور	10 مرلے 97 فٹ
C29	S-III 21-S-4-6	آبکاری روڈ لاہور	14 مرلے 141 فٹ
C2	S-64-R-95	انارکلی لاہور	4 مرلے 9 فٹ
4	S-64-R-99-103-109	فاؤنٹین ہاؤس	17 کنال 15 مرلے 198 فٹ
	S-W-93-R-37		
10	D-1811	فوارہ چوک شاہ عالم گیٹ	23 مرلے
	D-1812	فوارہ چوک شاہ عالم گیٹ	......
	N-III-R-9	گنگارام سمادھی پر انار اوی	یہاں کچی آبادی بن چکی ہے

سر گنگار

ہسپتال ادھورا رہتا اگر رائے بہادر سیوک رام نیکیاں جمع کرنے کی اس مہم میں شریک نہ ہو جاتے۔ اس دردمند سرمایہ دار نے کثیر رقم خرچ کر کے یہ کمی پوری کر دی۔

ہسپتال کے بانی ٹرسٹ کے لیے وقف

گنگارام ہسپتال کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ا
منسلک ماضی کا بالک رام اور حال کا فاطمہ جناح میڈیکل
نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کی پہلی زنانہ طبی درس گاہ
اس کی فارغ التحصیل طالبات نہ صرف اسی تعلیمی
کے اہم عہدوں پر فائز رہی ہیں اور اب بھی
اندرون اور بیرون ملک دکھی اور روگی انسانیت کی
میں مصروف ہیں۔

ہسپتال اور کالج کے انتظام و انصرام کے
اداروں کے بانیوں نے گنگارام ٹرسٹ سوسائٹی اور
رام ٹرسٹ سوسائٹی قائم کر کے اپنی جائیداد ان کی
میں دے دی تھی، بقول شخصے یہ دونوں ٹرسٹ
ہسپتال کو مثالی بنانے کے لیے کوشاں تھے کہ ملک

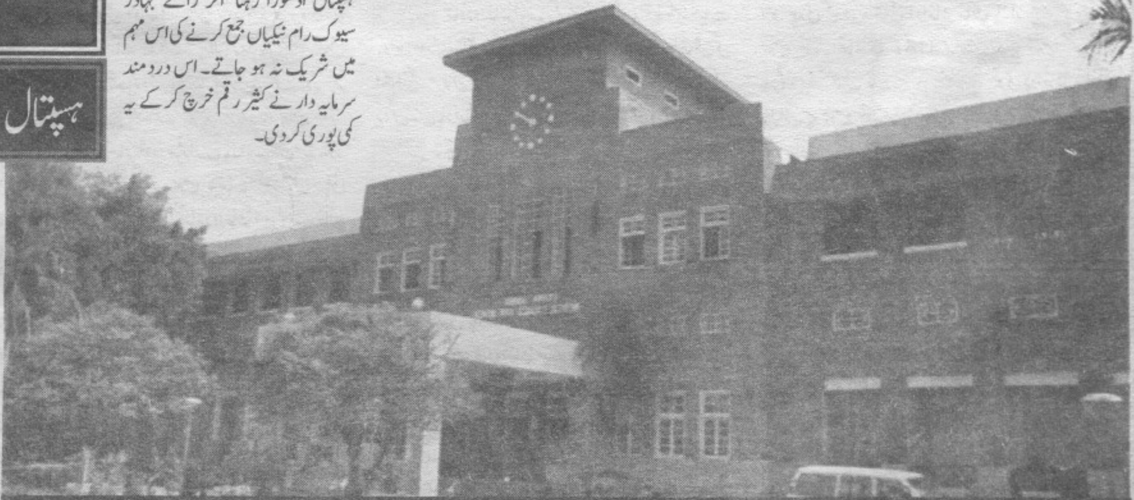

سر گنگارام کے بیٹے بالک رام نے خدا ترس باپ کی تقلید میں میڈیکل کالج کی بنیاد رکھی

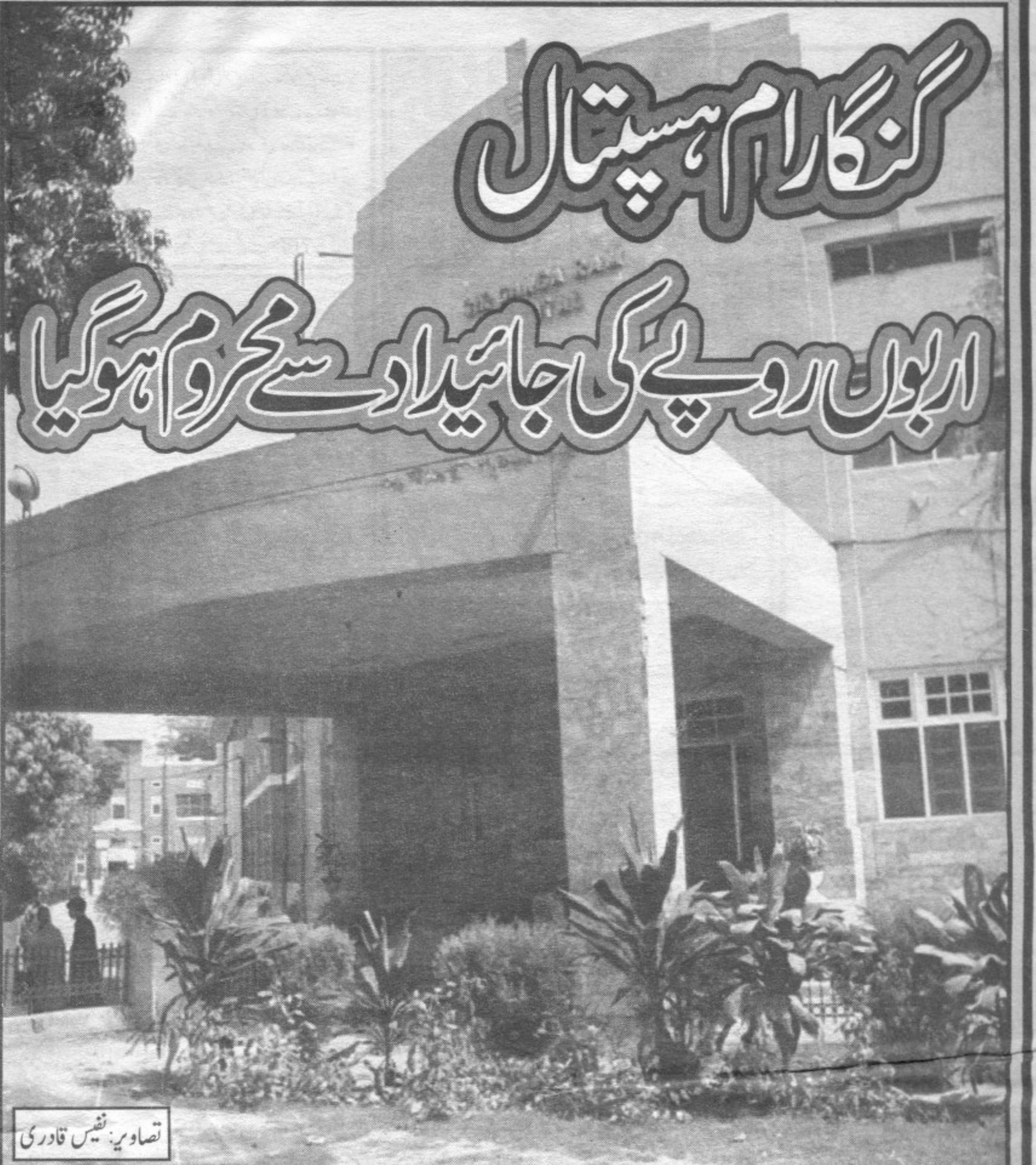

گنگارام ہسپتال
اربوں روپے کی جائیداد سے محروم ہوگیا

تصاویر: نفیس قادری

ہو گیا' چنانچہ قیام پاکستان کے چند سال بعد بالک رام میڈیکل کالج کو محترمہ فاطمہ جناح کے نام سے موسوم کردیا گیا۔ بعض لوگ تو گنگارام کو بھی نیا نام دینا چاہتے تھے مگر کسی وجہ سے ان کی یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی۔ شاید ان کی سمجھ میں یہ بات آگئی کہ راہ خدا میں دینے والوں کی شناخت مذہب نہیں ہوتا' ان کی پہچان صرف انسان دوستی ہوتی ہے۔ گنگارام بے شک غیر مسلم تھا' مگر اس کا سماجی اور رفاہی کردار عین اسلامی تعلیمات کے مطابق تھا جبکہ نام کے مسلمان ان غیر مسلموں کی بیشتر جائیداد پر ناجائز قبضہ کیے بیٹھے ہیں جو ہسپتال کے لیے وقف ہے اور جس کی آمدنی مریضوں کے لیے مخصوص کردی گئی تھی۔

ابتداء میں گنگارام ہسپتال کی بنیاد اندرون شہر شاہ عالم دروازے کے علاقے میں رکھی گئی تھی۔ شفاخانے کے لیے یہ جگہ ناکافی ثابت ہوئی تو جلد ہی اسے سول لائنز ایریا میں سر گنگارام کی وسیع و عریض ذاتی عمارت اور اراضی پر منتقل کردیا گیا۔ آہستہ آہستہ نہ صرف ہسپتال میں وسعت ہوتی رہی بلکہ بستروں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا اور آج یہ لاہور کا چوتھا بڑا ہسپتال دس طبی شعبوں اور 534 بستروں پر مشتمل ہے۔ بسا اوقات مریضوں کے لیے برآمدوں میں بھی بیڈ لگانے پڑتے ہیں جبکہ سوسائٹی اپنے پیچھے صرف سرجری اور میڈیسن کے دو شعبے اور 129 بستر چھوڑ کر گئی تھی۔

حکومت پنجاب کی تحویل میں جانے سے پہلے کالج اور ہسپتال کے تمام انتظامات گورننگ باڈی کے سپرد تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ گورننگ باڈی یہ فریضہ احسن طور پر نبھارہی تھی اور اس کے دور میں کئی نئے شعبوں اور وارڈوں کا اضافہ ہوا تھا۔ صحت کے شعبہ میں حکومت سے ملنے والے فنڈز کے علاوہ ٹرسٹ کی جائیداد سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی یہاں کے اخراجات پورے کررہی تھی اور یہ اس وقت کا ذکر ہے جب بالک رام اور گنگارام کی وقف جائیداد خورد برد نہیں ہوئی تھی اور متروکہ اوقاف بورڈ کے ارباب بست و کشاد بھی اپنے فرائض دیانت داری اور نیک نیتی سے انجام دے رہے تھے۔ اس موقع پر ان مسلمان مخیر افراد اور نیک دل معالجوں کا ذکر نہ کرنا زیادتی ہوگی جنہوں نے ہسپتال کی وسعت' تعمیر و ترقی اور مریضوں کی فلاح کے لیے رضاکارانہ خدمات اور سرمایہ فراہم کیا۔

مثال کے طور پر قیام پاکستان کے بعد ملک کے نامور معالج پروفیسر ڈاکٹر یار محمد اور پروفیسر ڈاکٹر محمد یوسف نے پہلے وزیٹنگ فزیشنز کی حیثیت سے علاج معالجہ کی ذمہ داری سنبھالی اور پرائیویٹ مریضوں سے ملنے والی اپنی فیس کا 40 فیصد ہسپتال فنڈز میں جمع کرانا شروع کردیا۔ مزنگ بلاک کی تعمیر اہل مزنگ کی دردمندی اور خداترسی کے جذبے کی مرہون منت ہے۔ اس بلاک میں ایمرجنسی کا شعبہ اور ہڈی وارڈ قائم ہیں۔ میسرز حنیف اینڈ سنز نے زچہ و بچہ کے شعبہ کو ترقی دینے کے لیے لاکھوں روپے کا عطیہ دیا اور بھی کچھ دردمند لوگ ہیں جنہوں نے اپنی بساط اور وسائل کے مطابق سر گنگارام کے مشن کو آگے بڑھانے کی سعی کی' اگرچہ ان کے عطیات کی حیثیت سمندر میں قطرے کے برابر ہے مگر قطرہ قطرہ مل کر ہی سمندر بنتا ہے۔

اس ضمن میں لاہور کی دو طوائف بہنوں عیدن بائی اور برکت بی بی کے ایثار و قربانی کا ذکر نہ کرنا انسانی جذبوں کی توہین کے مترادف ہوگا' جنہوں نے دو الگ الگ وصیتوں کے ذریعے اپنے چار ذاتی مکان' ہسپتال کے لیے وقف کردیئے تھے۔ اندرون ٹکسالی گیٹ اور لوہاری میں واقع اس

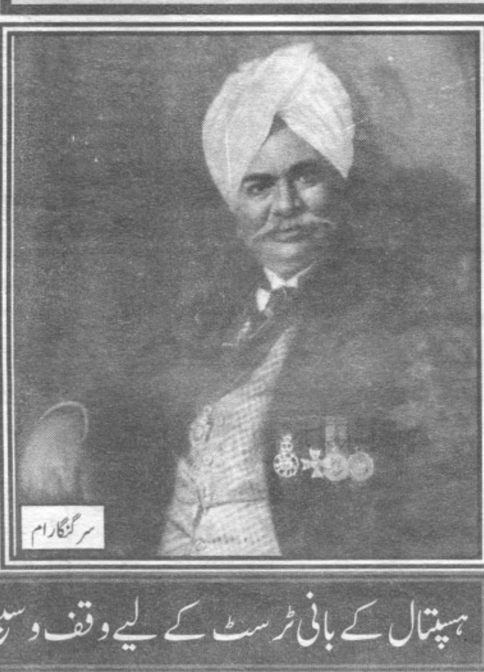

سر گنگارام

جائیداد ہسپتال اور کالج کے لیے وقف کردی اور سماج سیوا کی مد میں اتنا کچھ دے دیا کہ ان کے پاس اپنے لیے کچھ نہ بچا۔ دوسری طرف لاہور کے ایک اور مخیر شہری رائے بہادر نرائن داس نے گنگارام خاندان کے جذبہ خدمت خلق سے متاثر ہو کر بچوں کے علاج معالجہ کے لیے مخصوص ایک الگ شفاخانے کی تعمیر شروع کرادی۔ گنگارام سے ملحق اور ہسپتال کے احاطے میں واقع یہ مکمل بلاک نرائن داس مول چند چلڈرن ہسپتال کی صورت میں ایک انسان دوست غیر مسلم کی یاد ہمیشہ دلاتا رہے گا۔ نرسنگ ہوسٹل اور تربیت گاہ کے بغیر ہسپتال ادھورا رہتا' اگر رائے بہادر سیوک رام نیکیاں جمع کرنے کی اس مہم میں شریک نہ ہو جاتے۔ اس دردمند سرمایہ دار نے کثیر رقم خرچ کر کے یہ کمی پوری کردی۔

...کیلئے وقف جائیداد کی تفصیل

محل وقوع	رقبہ
گنگارام مینشن مال روڈ	16 کنال 11 مرلے
فلیمنگ روڈ لاہور	10 مرلے 97 فٹ
آبکاری روڈ لاہور	14 مرلے 141 فٹ
انار کلی لاہور	4 مرلے 9 فٹ
فاؤنٹین ہاؤس	17 کنال 15 مرلے 198 فٹ
فوارہ چوک شاہ عالم گیٹ	23 مرلے
فوارہ چوک شاہ عالم گیٹ	......
گنگارام سمادھی پرانا راوی	یہاں کچی آبادی بن چکی ہے

ہسپتال کے بانی ٹرسٹ کے لیے وقف وسیع و عریض جائیداد چھوڑ گئے تھے

جائیداد کی مالیت لاکھوں روپے ہے مگر غیر قانونی قابضین

گنگارام ہسپتال کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس سے

اربوں روپے کی جائیداد سے محروم ہو گیا

تصاویر: نفیس قادری

لیے بیٹھے ہیں جو ہسپتال کے لیے وقف ہے اور جس کی آمدنی مریضوں کے لیے مخصوص کر دی گئی تھی۔

ابتداء میں گنگارام ہسپتال کی بنیاد اندرون شہر شاہ عالم دروازے کے علاقے میں رکھی گئی تھی۔ شفاخانے کے لیے یہ جگہ ناکافی ثابت ہوئی تو جلد ہی اسے سول لائنز ایریا میں سر گنگارام کی وسیع و عریض ذاتی عمارت اور اراضی پر منتقل کر دیا گیا۔ آہستہ آہستہ نہ صرف ہسپتال میں وسعت ہوتی رہی بلکہ بستروں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا اور آج یہ لاہور کا چوتھا بڑا ہسپتال دس طبی شعبوں اور 534 بستروں پر مشتمل ہے۔ بسا اوقات مریضوں کے لیے برآمدوں میں بھی بیڈ لگانے پڑتے ہیں جبکہ سوسائٹی اپنے پیچھے صرف سرجری اور میڈیسن کے دو شعبے اور 129 بستر چھوڑ کر گئی تھی۔

حکومت پنجاب کی تحویل میں جانے سے پہلے کالج اور ہسپتال کے تمام انتظامات گورننگ باڈی کے سپرد تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ گورننگ باڈی یہ فریضہ احسن طور پر نبھا رہی تھی اور اس کے دور میں کئی نئے شعبوں اور وارڈوں کا اضافہ ہوا تھا۔ صحت کے شعبہ میں حکومت سے ملنے والے فنڈز کے علاوہ ٹرسٹ کی جائیداد سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی یہاں کے اخراجات پورے کر رہی تھی اور یہ اس وقت کا ذکر ہے جب بالک رام اور گنگارام کی وقف جائیداد خورد برد نہیں ہوئی تھی اور متروکہ اوقاف بورڈ کے ارباب بست و کشاد بھی اپنے فرائض دیانت داری اور نیک نیتی سے انجام دے رہے تھے۔ اس موقع پر ان مسلمان مخیّر افراد اور نیک دل معالجوں کا ذکر نہ کرنا زیادتی ہو گی جنہوں نے ہسپتال کی وسعت، تعمیر و ترقی اور مریضوں کی فلاح کے لیے رضاکارانہ خدمات اور سرمایہ فراہم کیا۔

مثال کے طور پر قیام پاکستان کے بعد ملک کے نامور معالج پروفیسر ڈاکٹر یار محمد اور پروفیسر ڈاکٹر محمد یوسف نے پہلے وزیٹنگ فزیشنز کی حیثیت سے علاج معالجہ کی ذمہ داری سنبھالی اور پرائیویٹ مریضوں سے ملنے والی اپنی فیس کا 40 فیصد ہسپتال فنڈز میں جمع کرانا شروع کر دیا۔ مزنگ بلاک کی تعمیر اہل مزنگ کی دردمندی اور خدا ترسی کے جذبے کی مرہون منت ہے۔ اس بلاک میں ایمرجنسی کا شعبہ اور ہڈی وارڈ قائم ہیں۔ میسرز حنیف اینڈ سنز نے زچہ و بچہ کے شعبہ کو ترقی دینے کے لیے لاکھوں روپے کا عطیہ دیا اور بھی کچھ دردمند لوگ ہیں جنہوں نے اپنی بساط اور وسائل کے مطابق سر گنگارام کے مشن کو آگے بڑھانے کی سعی کی، اگرچہ ان کے عطیات کی حیثیت سمندر میں قطرے کے برابر ہے مگر قطرہ قطرہ مل کر ہی سمندر بنتا ہے۔

اس ضمن میں لاہور کی دو طوائف بہنوں عیدن بائی اور برکت بی بی کے ایثار و قربانی کا ذکر نہ کرنا انسانی جذبوں کی توہین کے مترادف ہو گا، جنہوں نے دو الگ الگ وصیتوں کے ذریعے اپنے چار ذاتی مکان، ہسپتال کے لیے وقف کر دیئے تھے۔ اندرون ٹکسالی گیٹ اور لوہاری میں واقع اس

سر گنگارام

ہسپتال کے بانی ٹرسٹ کے لیے وقف وسیع و عریض جائیداد چھوڑ گئے تھے

گنگارام ہسپتال کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس سے منسلک ماضی کا بالک رام اور حال کا فاطمہ جناح میڈیکل کالج نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کی پہلی زنانہ طبی درس گاہ ہے اور اس کی فارغ التحصیل طالبات نہ صرف اسی تعلیمی ادارے کے اہم عہدوں پر فائز رہی ہیں اور اب بھی ہیں بلکہ اندرون اور بیرون ملک دکھی اور روگی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہیں۔

ہسپتال اور کالج کے انتظام و انصرام کے لیے ان اداروں کے بانیوں نے گنگارام ٹرسٹ سوسائٹی اور سیوک رام ٹرسٹ سوسائٹی قائم کر کے اپنی جائیداد ان کی تحویل میں دے دی تھی، بقول شخصے یہ دونوں ٹرسٹ کالج اور ہسپتال کو مثالی بنانے کے لیے کوشاں تھے کہ ملک کا بٹوارہ

جائیداد کی مالیت لاکھوں روپے ہے مگر غیر قانونی قابضین اور ناجائز کرایہ داروں کے تصرف میں ہے۔ عیدن بائی اور برکت بی بی کی خواہش تھی کہ اس جائیداد کے کرائے سے فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں زیر تعلیم بعض مستحق طالبات کی فیسیں ادا کر دی جائیں اور باقی رقم غریب مریضوں کے استعمال میں لائی جائے مگر اس پراپرٹی کے کرائے دار اور قابضین نہ صرف کرایہ ادا نہیں کرتے بلکہ خالی کرنے کے لیے بھی تیار نہیں ہیں۔ بیشتر کرایہ دار اپنی دکان یا مکان کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کر گئے ہیں اور انہوں نے توڑ پھوڑ کر کے اصل عمارتوں کا نقشہ تک بدل دیا ہے۔ قانونی اور غیر قانونی کرایہ داروں کی تعداد 28 کے لگ بھگ

جائیداد ہسپتال اور کالج کے لیے وقف کر دی اور سماج سیوا کی مد میں اتنا کچھ دے دیا کہ ان کے پاس اپنے لیے کچھ نہ بچا۔ دوسری طرف لاہور کے ایک اور مخیّر شہری رائے بہادر نرائن داس نے گنگارام خاندان کے جذبہ خدمت خلق سے متاثر ہو کر بچوں کے علاج معالجہ کے لیے مخصوص ایک الگ شفاخانے کی تعمیر شروع کرا دی۔ گنگارام سے ملحق اور ہسپتال کے احاطے میں واقع یہ مکمل بلاک نرائن داس مول چند چلڈرن ہسپتال کی صورت میں ایک انسان دوست غیر مسلم کی یاد ہمیشہ دلاتا رہے گا۔ نرسنگ ہوسٹل اور تربیت گاہ کے بغیر ہسپتال ادھورا رہتا، اگر رائے بہادر سیوک رام نیکیاں جمع کرنے کی اس مہم میں شریک نہ ہو جاتے۔ اس دردمند سرمایہ دار نے کثیر رقم خرچ کر کے یہ کمی پوری کر دی۔

...لیئے وقف جائیداد کی تفصیل

...ل وقوع	رقبہ
...گارام مینشن مال روڈ	16 کنال 11 مرلے
...منگ روڈ لاہور	10 مرلے 97 فٹ
...کاری روڈ لاہور	14 مرلے 141 فٹ
...کلی لاہور	4 مرلے 9 فٹ
...نٹین ہاؤس	17 کنال 15 مرلے 198 فٹ
...رہ چوک شاہ عالم گیٹ	23 مرلے
...رہ چوک شاہ عالم گیٹ	......
...گارام سمادھی پرانا راوی	یہاں کچی آبادی بن چکی ہے

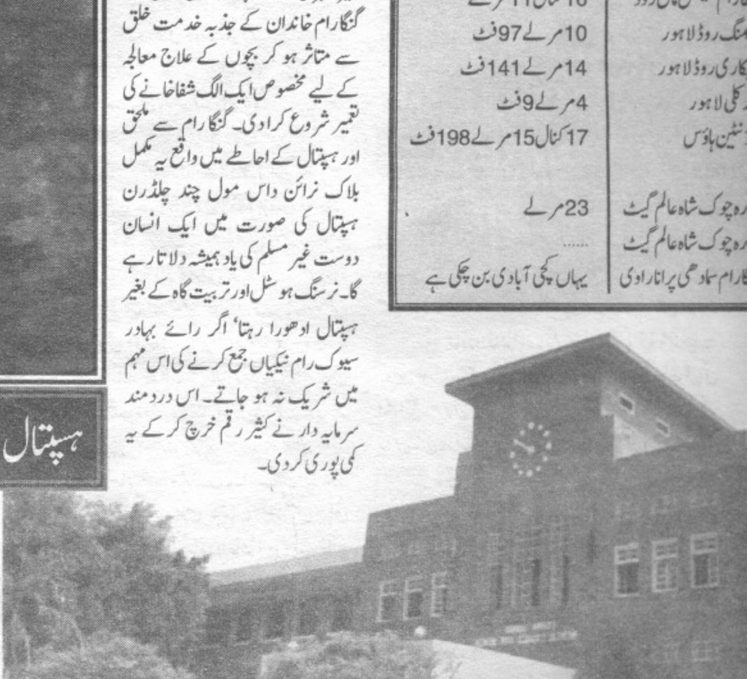

...ام نے خدا ترس باپ کی تقلید میں میڈیکل کالج کی بنیاد رکھی